



کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بدعتی عالم امام کے پیچھے اقتدارنا خصوصاً صلوات خمسہ میں کوئی حرج نہیں۔ علی ہذا التیاس وعظ وپند اگر بدعتی عالم کا استماع میں لائیں تو کیا مضائقہ کی بات ہے، ممکن ہے کہ سامعین جو باتیں کہ وعظ کے اندر خلافت کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے ہوں خیال میں نہ لائیں، بقیہ باتیں خیال میں لائیں اور خصم یہ کہتا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور وعظ وپند کو استماع میں نہ لائیں، ورنہ سامعین بدعتی ہوں گے (مرشد) تعجب ہے کہ مؤمنین کے اندر تفرقہ ڈالنا اور ثواب سے ایسی خیر و برکت کی چیزوں سے محروم رکھنا ہمارے نزدیک مقتولہ سے خصم کی نفسانیت صادر ہوتی ہے یا نہیں، اس وجہ سے کہ بغیر خوض وفخر کے کسی کو بدعتی بنا دینا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت کہ دستار فضیلت کا فرق مبارک پر رکھا گیا ہو گا من جانب اللہ کلید ستر کی ان کے یہ مبارک میں دے دی گئی، پس اختیار ہے جیسے چاہنا دوزخ کے دخول کا حکم دے دینا بھلا غور تو کیجئے کہ لفظ بدعت کا کسی کی شان میں نکالنا گویا اس کے دوزخی ہونے کا ثبوت کرنا ہے، خلاصہ کلام یہ ہے کہ بدعتی عالم امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے یا نہیں اور وعظ وپند میں شریک ہوں گے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، اما بعد!

واضح ہو کہ بموجب حدیث شریف کے بدعتی کو قصد امام بنانا نہیں چاہیے بلکہ اپنے میں سے جو بھلا شخص ہو اس کو امام بنانا چاہیے۔ عن [1] ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعلوا منکم خیارکم فانکم فیما بینکم و بین رواہ الدارقطنی فی المنتقى۔ اور بوقت ضرورت اگر بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو جائز ہے مثلاً وہ حاکم یا رئیس ہے کہ اگر اس کا خلاف کرتے ہیں تو فتنہ اور فساد زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کے باب امامۃ المسلمون والمبتدع میں مذکور ہے کہ لوگوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا: اہک امام عامۃ ونزل لک ماتری ویصلی لتا امام فتنہ ونخرج یعنی آپ امام عام ہیں اور آپ پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے اسے آپ دیکھ رہے ہیں اور ہم کو امام فتنہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو ہم گناہ سمجھتے ہیں۔ اس وقت حضرت عثمانؓ نے فرمایا: الصلوۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معمم یعنی لوگوں کے سب عملوں سے لہذا عمل نماز ہے، جب لوگ نماز پڑھیں تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو یا اس لیے فرمایا، تاکہ فتنہ زیادہ نہ ہو، پس جب ایسا موقع ہو تو بدعتی کے پیچھے اگر نماز پڑھ لیں تو درست ہے اور ایسی ہی حالت پر یہ حدیث محمول ہے۔ الصلوۃ المکتوبہ واجبہ خلعت کل مسلم براکان او فاجرا۔ یعنی ضرورت کے وقت فاجر کے پیچھے نماز واجب ہو جاتی ہے۔

وعظ کے سننے اور سنانے کا فائی دہ یہی ہے کہ ہدایت ہو، لوگ شرک و بدعت اور معاصی سے بچیں توحید اور اتباع سنت کو لازم پہنچیں اور ظاہر ہے کہ بدعتی مولویوں کے وعظ سے بجائے ہدایت کے گمراہی پھیلتی ہے ان کے بدعتی وعظ سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں، بدعت میں مبتلا ہوتے ہیں، سنت کو چھوڑتے ہیں اور طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں رہا یہ خیال کہ ”بدعتی مولویوں کے وعظ کے اندر جو باتیں خلاف قرآن و حدیث ہوں ان کو سامعین خیال میں نہ لائیں اور باقی باتوں کو خیال میں لائیں“ صحیح نہیں کیونکہ ہر شخص کو اس کی تمیز نہیں کہ کون بات قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور کون موافق اور جس کو اس کی تمیز ہو، اسے خلاف اور ناحق اور منکر باتوں کو سن کر انکار کرنا چاہیے، ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے، ہاتھ اور زبان سے انکار کی ہی صورت ہے کہ اس بدعتی واعظ کو وعظ سے روکے اور دل سے انکار کی صورت یہ ہے کہ اس کی مجلس وعظ میں شریک نہ ہو، الحاصل بدعتی مولویوں کا بدعتی وعظ (سننا نہیں چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔) (سید محمد نذیر حسین)

ہوالموفق:

ابن عباسؓ کی روایت مذکور جو دارقطنی سے منقول ہوئی ہے وہ ضعیف ہے مگر اس کی تائید حضرت ائسؓ کی اس حدیث سے ہوتی ہے:

”ائس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی مسجد قبا میں ان کی امامت کرنا تھا اور اس کو لوگ اپنے سے افضل سمجھتے تھے اور اس کے بغیر کسی اور کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ جانتے تھے۔“

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنے میں سے بہترین آدمی کو اپنا امام مقرر کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ترجمان ہے۔ [1]

